

حضرت العلامة مولانا حافظ محمد گوتمد لوی مدظلہ العالی

دوامِ حدیث

تفسیرِ بارِ آیتِ پرِ منکرین احادیث کے اعتراضات اُن کے جوابات

حدیثِ قرآن کی طرح محبت ہے۔

۸۔ تخریجین کو حدیث کی صحت کا یقین بھی ہو جاتا تھا، چنانچہ امام بخاری نے جو حدیث اپنی صحیح میں لکھی ہے اس کی صحت پر یقین کر لینے کے بعد لکھی ہے۔

۹۔ یہ کہنا کہ خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد مرکزِ ملت کی اطاعت ہے بالکل لاعینی ہے، اس صورت میں لازم آتا ہے اگر مرکزِ ملت کی صورت نہ ہو تو اطاعت بھی مفقود ہو جائے۔ چنانچہ خلفائے راشدین کے بعد ان کے خیال کے مطابق خدا اور رسول کی اطاعت نہیں ہوتی۔

۱۰۔ قرآن مجید متوازن مہنے کی بنا پر اگرچہ یقینی ثبوت ہے مگر حدیث سے قطع نظر کرنے کے بعد اس کی دلالت قطعی ہو جاتی ہے بلکہ بعض جگہ وہی بن جاتی ہے۔ نیز ثبوت کے لحاظ سے اگرچہ قرآن مجید متواتر ہے۔ مگر قرآن ہونے کے لیے تو اثر لازمی نہیں اگر قرآن کا رکوع یا اس کی آیت کسی شخص کو بدوں تواتر بھی پہنچے اور پہنچانے والا اس کو قرآن کہہ کر پہنچائے تو سننے والے کو حق پہنچتا ہے کہ اس کو قرآن کہے جب تو اثر لازم نہیں تو اس کا یقینی ہونا بھی لازم نہیں پس ثابت ہو کہ دین کا یقینی ہونا ضروری نہیں۔

۱۱۔ قرآن مجید میں روایات بالعلمیہ کا وجود ہے۔

۱۲۔ امام اعظم حدیث کو محبت سمجھتے تھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو حدیث کے خلاف کلمات منقول ہیں یا تو صحیح نہیں یا ان کلمات کا محل وہ حدیثیں ہیں، جو صحیح نہیں یا ان کو بسند صحیح نہیں پہنچیں۔

۱۳۔ شاہ ولی اللہ نے حدیث کو یقینی علوم میں شمار کیا ہے۔ اور اس میں وحی کا ہونا پانچ طرح سے ذکر کیا ہے۔

۱۴۔ ڈاکٹر اقبال کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اس عبارت میں ڈاکٹر اقبال نے شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت کا

مطلب غلط ذکر کیا ہے اور مذکورین حدیث کے لیے وہ مضبوط نہیں۔

- ۱۵۔ تفسیری روایات پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں۔ سب کے سب بے سمجھی کا نتیجہ ہیں۔
- ۱۶۔ متعہ کے متعلق جو اعتراض کیا ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اس اعتراض سے بچ جائیں جو ائمہ حدیث کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ حدیث کی مدد کے بغیر اگر قرآن مجید کی تفسیر لغت کی رو سے کی جائے تو متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ نکاح اور زنا کی تمام صورتوں میں فرق واضح نہیں ہوتا۔
- ۱۷۔ اسی طرح عورت سے غیر فطری جماعت کی بحث صرف اس لیے ہے کہ حدیث کی مدد کے بغیر جو منکرین حدیث اس مسئلہ میں کمزوری محسوس کرتے ہیں اس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔
- ۱۸۔ عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لیے امام ابو حنیفہؒ کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی گئی۔ بعض کلمات جو ان کی طرف منسوب ہیں ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- ۱۹۔ اس سوال کا جواب کہ حدیث اگر جزو دین تھی تو کیوں نہ لکھی گئی ہو دو طرح سے دیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ جزو دین کی کتابت ضروری نہیں۔ پہلی سادہ سی کتابیں امتوں نے ہی لکھیں۔ انبیائینؑ لکھا میں انجیل وغیرہ کا یہی حال ہے۔ دوم باقا مدہ قرآن کی طرح حدیث نہ لکھانے میں یہ اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا غیبی طور پر اس طرح انتظام کیا کہ باوجود اس کے کہ وضاع اور کذاب حدیث کے خواب کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر ان کی چوری پکڑ لی گئی۔ صحیح احادیث کا ذخیرہ امت کے پاس جوں کا توں محفوظ چلا آیا۔
- ۲۰۔ ابن ابی داؤد کی کتاب المصاحف میں جو مختلف مصاحف میں اختلاف بتایا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ یہ روایت کشتی کی کمزوری میں داخل کیا جاوے۔ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ قرآن جو ہمارے پاس ہے یہ وہی قرآن ہے جو تورات کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے اور باقی مصاحف تورات کے ساتھ ثابت نہیں اس لیے وہ قرآن نہیں کہلا سکتے ہیں ان کا مرتبہ یا تو تفسیر کا ہے جو روایت بالمعنی کی صورت ہے یا غلطیوں کے مجموعہ کا ہے جیسے حافظ اور کاتب عام طور پر غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی قرآن کے مطبوعہ نسخوں کو جمع کر کے غلطیوں کی نہہر مت بنا کر اختلاف ذکر کرنا چاہے تو کتاب المصاحف سے بھی زیادہ فہرست بن جائے گی مگر قرآن کے محفوظ ہونے میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ ان مصاحف سے ہم تفسیری مدد لے سکتے ہیں یا بعض سے جو غلطیاں ہیں یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کاتبوں یا حافظوں کی غلطیوں سے قرآن کی حفاظت میں خلل پیدا نہیں ہو سکتا۔
- ۲۱۔ آنحضرتؐ کے بعد ہر شخص غیر معصوم ہے۔ کسی شخص کا قول و فعل اگر حق کے خلاف ہوگا تو عجت نہیں ہوگی اسی بنا پر حضرت عمرؓ کا رجحان کے حکم کو (الشیخ والشیئۃ)۔ آیت سمجھنا ان کی غلطی تھی جو کبھی صحابی نے قرآن میں اس کو درج نہیں کیا۔

اہل حدیث اور حنفیہ میں حدیث کے قبول کرنے میں اتفاق ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اہل الرائے مسائل اتفاقیہ کے بعد اپنے اساتذہ کے فتاویٰ پر زیادہ اعتماد کرتے تھے اور ان کے اقوال کو پیش نظر رکھ کر استنباط کرتے تھے کیونکہ ان کے اساتذہ اپنے اساتذہ کے متعلق ایسا اعتقاد رکھتے تھے کہ اگر کسی جگہ ان کو حدیث لمبائی تو فوراً اساتذہ کا فتویٰ ترک کر دیتے۔ اور اہل حدیث مسائل اتفاقیہ کے بعد احادیث کا تبع کرنے اگر حدیث نہ پاتے تو صحابہ کے اقوال کی طرف رجوع کرتے اس کے بعد اختلاف کی صورت میں اس قول کو معمول بناتے جو سنت سے زیادہ قریب ہوتا۔ پہلے فریق کو اہل الرائے کہتے ہیں اور دوسرے فریق کو اہل حدیث، مسائل اتفاقیہ میں احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے فتاویٰ کی صورت ترتیب درج ذیل ہے پہلے قرآن پھر سنت پھر اجماع پھر تیس صحیح، چار ہی طریقہ اہل حدیث کا ہے۔

سلطنت عباسیہ میں جو ایک مشرک خلقِ قرآن، باعثِ فتنہ ہوا، اس میں اختلاف اہل سنت اور معتزلہ کے درمیان تھا نہ حنفیہ اور اہل حدیث کے درمیان کیونکہ قرآن کا غیر مخلوق ہونا آئمہ اربعہ کے مابین اتفاقی امر تھا اس کے خلاف جو روایات ان سے پیش کی جاتی ہیں وہ ضعیف اور موضوع ہیں۔

اکثر معتزلہ چونکہ فقہین حنفی کہلاتے تھے۔ اس لیے بعض لوگ غلطی سے اس اختلاف کو حنفیہ اور اہل حدیث کا اختلاف سمجھ لیتے ہیں۔

اسی طرح یہاں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جیسے فقہ میں چار مذہب ہیں (یہ اختلاف صرف درسی اور سکولی تھا، جس کی بنا ہم پر سب سے نہ اصولی) اسی طرح عقائد میں تین مسلک ہیں ایک جنہی جو ظاہر نص پر اعتقاد رکھتے ہیں، تاویل سے حتی الامکان احتراز کرتے ہیں دوسرا مسلک اشعریہ ہے جو بعض صفات کی تاویل کرتے ہیں۔ تیسرا مسلک ماتریدیہ ہے اشعریہ اور ماتریدیہ میں بہت کم اختلاف ہے، آئمہ اربعہ جنہی مسلک رکھتے تھے۔ اکثر حنفی ماتریدی ہیں اور بعض اشعری، اکثر مالکی اور ثانی اشعری ہیں مگر بعض جنہی ہیں اہل حدیث اور اکثر خنابلہ جنہی ہیں۔ اہل حدیث چونکہ جنہی ہوتے ہیں اور حنفی ماتریدی، ماتریدیہ اور معتزلہ میں اختلاف کم ہے اس لیے بھی بعض لوگ غلط فہمی سے اختلاف کو حنفی اور اہل حدیث کا اختلاف تصور کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اختلاف معتزلہ اور اہل سنت کے مابین تھا۔ معتزلہ کہتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے اور اہل سنت کہتے تھے کہ غیر مخلوق ہے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ قرآن اس کی کلام ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے حکم کیا اور معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ سے الگ ہوا یا خلا میں قائم تھا۔ اللہ نے یہ الفاظ و اصوات پیدا کیے حکم نہیں کیا لہذا قرآن مخلوق ہے، جو ایک مخلوق کو غیر مخلوق کہتا ہے، وہ مشرک ہے۔

معتزلہ جو قرآن کو مخلوق کہتے تھے۔ اس واسطے ان لوگوں نے جمہوری روایتیں بنائیں جن میں امام ابو حنیفہؒ وغیرہ کی روایت قرآن کے مخلوق ہونے کی نسبت کی۔ دوسری طرف سے بھی بعض لوگوں نے ایسی روایات بنائیں

جسکا مفہوم تھا کہ قرآن غیر مخلوق ہے۔ محدثین پر خداوند کریم رحم کرے انہوں نے بلا استثناء دونوں قسم کے روایتوں کو موضوع قرار دیا۔ تاکہ حدیث رسولؐ میں غیر حدیث رسولؐ نہ ملنے پائے۔

امام ابو حنیفہؒ کی فقہی اپنی اولہ اربعہ سے مدد لی گئی ہے۔ جیسے اور آئمہ نے اپنی اپنی فقہ میں اپنی اولہ اربعہ سے مدد لی، تیس سب کے نزدیک آخری دلیل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے فقہ میں تیس نمایاں اس لیے نظر آتے ہیں کہ آپؒ اہل تہذیب کے طریق پر مسائل لکھے ہیں۔ اس طریق میں مسائل سنت بھی چونکہ بصورت فتاویٰ ہوتے ہیں اس لیے دہم پڑتا ہے کہ شاید آپؒ نے حدیث سے کم مدد لی ہے حالانکہ اتفاقی مسائل جن پر ائمہ متفق ہیں وہ قریب قریب سب کے سامنے ہی کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں، یہ کہنا کہ امام صاحبؒ نے حدیث سے کم مدد لی ہے اس واقعہ کے خلاف ہے، امام یوسفؒ جو یہ مروی ہے کہ میں اکثر حدیث کی طرف مائل ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔

... مگر واقعہ یہ ہے کہ ابو حنیفہؒ کو صحیح حدیث کی پہچان مجھ سے کہیں زیادہ تھی، ان کا مطلب یہ ہے کہ میں اکثر غلطیاں میں پلے اقبال کو چھوڑ کر حدیث سے لیتا ہوں۔ امام صاحبؒ کا قول بنظر اس حدیث کے خلاف لگتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہ سمجھو کہ امام صاحبؒ حدیث کے بارے میں مجھ سے کم بصیرت رکھتے تھے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کو ان کے فتوے کے مطابق نہیں کر سکتا اور میں اپنی سمجھ کا مکلف ہوں جیسا کہ امام یوسفؒ مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ تم ابو حنیفہؒ کی از حد مخالفت کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سمجھ دی تھی، ہم کو اتنی سمجھ نہیں۔ اور ہر آدمی اپنی سمجھ کا ہی مکلف ہوتا ہے۔

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ نے فتویٰ دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ کی طرف سے ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ ایک چور نے پورا چورایا ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپؒ نے کہا اگر وہ بیٹھوس درہم کی مالیت کا چور تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، وہ آدمی چلا گیا، ابو عوانہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

... میں نے کہا آپ اللہ سے نہیں ڈرتے آپ کا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے آخر فتویٰ نے فرمایا پھل اور کھجور کے گودے (جو کھوٹی کے اندر نرم نرم گودا ہوتا ہے) میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، جلدی سائل کو ملکہ بتائیے ایسا نہ ہو کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ تو آپؒ نے کہا یہ فتویٰ اب جو چکا یعنی امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا۔

رہا اب یہ غلطی تو ہو گئی ہے ابیدہ احتیاط رکھی جائے گی۔ ان کا یہ مطلب نہیں تھا کہ حدیث کا حکم گذر چکا اور ختم ہو گیا ہے اب اہل پر عمل کی ضرورت نہیں مگر مقام حدیث میں بے سمجھی کی بنا پر کہہ رہے ہیں کہ یہ احکام گذر چکے اور ختم ہو چکے ہیں اور ترجمہ بھی غلط کیا ہے۔ ”و دیا کا ترجمہ کیا ہے شہد کا چیتا۔ حالانکہ ودی درخت کے پودے کہتے ہیں پھر اخیر میں جو یہ لفظ ہے (ذالک حکم قد مضی) یہ حکم گذر گیا یعنی اب تو فتویٰ دیا جا چکا ہے اب کیا ہو سکتا ہے (مقام حدیث میں) (۲۴) میں کہہ رہے ہیں کہ حکم گذر چکا اور ختم ہو چکا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ

نے حدیث کے حکم کو کہا کہ یہ گزر گیا۔ یہ سب جہالت کے کرشمے ہیں۔۔۔ اعوذ باللہ من الجہل!

امام ابو حنیفہ اور عقیقہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کیں۔ اور بہت سی روایات صحابہ اور تابعین سے بھی بیان کیں۔ پھر نقیب کے ساتھ ملکر کفر ماننے کو کچھ امام ابو حنیفہ اے جہالت کا کام بتاتا ہے (ترجمہ الامام مسند ۱۲: ۱۲۷)۔ بارغ بغداد (ترجمہ) اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام ابو حنیفہ کو عقیقہ کی حدیث صحیح نہ لکھا تھا۔ نہیں پہنچی یا پہنچی ہو مگر وہ اسے منسوخ سمجھتے ہوں، عدم علم یا نسخ کی صورت میں یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ امام ابو حنیفہ حدیث کو نہیں ملتے تھے، یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی رائے غلط ہو مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ حدیث کے منکوثہ نکاح سے پہلے طلاق دینا اور امام ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار کہا گیا کہ ابو حنیفہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کو جائز سمجھتے ہیں۔ کہا کہ ابو حنیفہ ایک مسکین شخص ہیں، مگر کیا کہ وہ عراق میں رہتے ہی نہ تھے۔ گویا انہیں کچھ علم ہی نہ تھا اس سلسلے میں قرقص آپ انحضرت سے حدیث آئی ہے۔ صحابہ کرام کی روایتیں ہیں اور میں سے اوپر جلیل القدر تابعین سے روایت ہوئی ہے جیسے سعید بن مسیب، عطاء اللہ، مکرمر، پھر ابو حنیفہ کیہ جرات کر کے ان سب کے خلاف کہتے ہیں (مسند ۱۲)۔

اس کا جواب یہ ہے اگر ایک طرف صحابہ ہیں تو دوسری طرف بھی صحابی ہیں۔ امام مالک کا بھی قریب قریب یہی مذہب ہے اور جو حدیث مرفوعہ اس بارے میں وارد ہوئی ہے ان کو نہیں پہنچی ہوگی، جیسے امام مالک کو نہیں پہنچی یا حدیث کا مطلب یہ سمجھے ہوں گے کہ غیر منکومہ کو طلاق مانع نہیں ہوتی اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت کو دیکھے کہ اگر میں بتے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے اس صورت میں نکاح کے بعد طلاق ہوگی نہ کہ پہلے کیونکہ پہلے طلاق کو معلق کیا گیا ہے حدیث کے الفاظ میں ”لا طلاق قبل النکاح“۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی، اگرچہ امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم خیال عہد کی تاویل صحیح نہیں مگر موصول کو منکر نہیں کہا جاسکتا۔ پس ان آٹھ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ امام ابو حنیفہ حدیث کے منکوثہ تھے دھوکہ ہے پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ امام اعظم نے اس مسلک کی تائید میں دلائل بھی پیش کیے ہیں، دھوکہ ہے میں کہہ سکتے ہیں کہ خود رسول اللہ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ تصدین جزئیات و تدبیر فقہ میں صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور ان کی رائے بہتر معلوم ہوتی تھی اسے اختیار فرمایا کرتے تھے (مسند ۱۲ جلد ۲)۔ یہ بات امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی یہ عرصہ بھڑکتا ہے اس کے بعد امام اعظم کا یہ قول نقل کیا اگر رسول اللہ مجھے پہلے اور میں ان کو پاتا تو بہت سی الزم میں یقیناً آپ میرا قول اختیار فرمالتے اور اسحاق کو میں نے کہتے تاکہ ابو حنیفہ کے سامنے اکثر بنی مسلم کی حدیثیں آئیں اور ان کی مخالفت کیا کرتے (۱۲)۔ مسند بغداد (۱۲) ایک حدیث میں ایک راوی علی بن احمد راوی ہے جو آخر میں مابین ہو گئے اور ان کی کتاب میں بدل دی گئیں (میزان) اور دوسرا راوی علی بن سعید موصلی ہے جو حافظ ابوالفرج کا استاد ہے ابو فرج کہتے ہیں کہ یہ کتاب ہے ابن فرات کہتے ہیں کہ بے قبیز اور غیر محمود ہے (میزان) تیسرا راوی مسیب بھی واضح ہے دارقطنی نے سنن میں لکھی جگہ اس کو ضعیف کہا ہے۔ یوسف بن ابی طامی مشکم فیہ ہے ابو حاتم نے کہا اس کی حدیث قابل سند نہیں (میزان) اس لیے میں اسے ضعیف سمجھتا ہوں (میزان) امام ابو حنیفہ کو منکر

حدیث ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ابواسحاق منکر الحدیث ہے، وینخر کی منکر روایات سے ہے۔

دوسری سند میں بھی یوسف بن اسباط ہے جو منکر ذیہ اور جس اثر میں یہ لفظ ہیں اور رسول اللہ ﷺ پاتے اور میں انھیں پاتا تو ظہیر ساری باتوں میں آپ یقیناً مرقولاً اختیار فرمالتے، اصل لفظ یہ تھے اگر قریٰ عثمان بنی ماجہ ہالے تھے بنی بن گیا اور بنی سے رسول و تاریخ بغداد کا حاشیہ میں ۳۸۹ نیز اس اثر کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ بنی مقامات میں حدیث وارد نہیں ہوئی صرف قیاس سے مکمل نکال دیا گیا ہے۔ بعض جگہ امام اعظم کو اپنے قیاس کی صحت پر یقین تھا اس لیے فرمایا اگر آنحضرت کو میں پاتا تو آپ بھی یہی فتویٰ دیتے اس سے یہ نتیجہ نکال غلط ہے کہ حدیث صرف قیاسات ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے، یہ امام ابوحنیفہؒ پر افتر ہے

امام ابوحنیفہؒ اور کعبہ کا مکہ میں مہرباناً حمزہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مسجد حرام میں ایک آدمی کو نہا جو امام ابوحنیفہؒ سے ایک شخص کے متعلق سوال کر رہا تھا جو یوں کہتا ہے کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ کعبہ بھقا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ کعبہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ سچا مومن ہے پھر اسی آدمی نے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جو یوں کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ ۰۰ بنی ہیں مگر میں یہ نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ہیں جن کی قبر مدینہ میں ہے یا کوئی اور ہیں۔ تو امام ابوحنیفہؒ نے کہا۔ یہ شخص بھی سچا مومن ہے حیدری کہتے ہیں لیکن جو شخص ایسے کہتا ہے، ہمارے نزدیک وہ کافر ہو جاتا ہے (خطبہ ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲،

نہیں بلکہ طعن پہنچتی ہے۔ پھر خود ہی کہتے ہیں، حضور اکرم صلعم کے عہد سے لیکر آج تک اس تسلسل اور تواتر کے ساتھ یہ دونوں باتیں نقل ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ کہ شاید ہی کوئی چیز نقل ہوئی ہو۔

حاصل کے باختہ ہونے کی بڑی علامت یہ ہے کہ یہاں قرآن بھی بھول گئے ہیں۔ کعبہ بیت الحرام کا مکہ میں ہونا قرآن کا مسئلہ ہے نہ تاریخی اگر یاد نہ ہو سو حدیث آل عمران کا ہندو جزیل کثرت پڑھو! اول بیت دفعہ لسان سے لڑی بکثرت (بارہ ۲) یہ بلا گھر (بیت الحرام، کعبہ) جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے، وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ پھر عجیب بات ہے کہ آنحضرتؐ کے مزار مقدس کا مدینہ میں ہونا تاریخی امر ہے مگر آپ کا ابن عبداللہ ہونا یہ کیسے تاریخی نہ ہو! دراصل امام صاحب کے قول کا مطلب سمجھنے سے غلطی واضح ہوتی ہے، امام ابو حنیفہؒ کے قول کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی شخص کو کعبہ کے متعلق اتنا علم ہو کہ کعبہ ہمارا قبلہ ہے۔ مگر اس کو ابھی تک یہ علم نہیں ہوا کہ مکہ میں ہے وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ تواترات کا انکار اس وقت کفر کا سبب بنتا ہے جب ان کے تواتر کا علم ہو، اس لیے ایک جاہل معذور ہوگا، اگرچہ اس کا ذکر قرآن میں ہو، مثلاً ایک شخص کو قرآن کے تمام واقعات کا علم نہیں وہ کافر نہیں ہوگا۔ حالانکہ وہ متواتر اور قرآن میں بھی ہیں۔

اس قول کا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے جو علامہ حمیدی نے سمجھا اور اس پر فتویٰ علی کفر کا لگا یا ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص کو کعبہ کے متعلق یقین ہو جائے کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہے، پھر کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مکہ میں ہے یا کسی اور جگہ، تو اس صورت میں واقعی کافر ہو جاتا ہے۔ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں، یہ اثر بلحاظ سند صحیح نہیں اس کی سند میں حمزہ بن حارث ہے جس کو ابن حبان اور حاکم نے کذاب کہا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ فقرہ راویوں سے مضبوط بیان کرنا ہے حاشیہ تاریخ بغداد ص ۳۷ ج ۲ ایک سند میں عباد بن کثیر ہے جس کے متعلق میزان میں ہے یہ فقرہ نہیں، ”قیس مشعٰی“ یعنی کچھ صحیح نہیں!